فتاویٰ امن پوری (قسط ۴۴)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: وتر میں قنوت رکوع سے پہلے کرنی چاہیے یا رکوع کے بعد؟

جواب: قنوت رکوع سے پہلے اور بعد دونوں طرح ثابت ہے۔

❁ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا فرماتے، پہلی رکعت میں سورت اعلی، دوسری میں کافرون اور تیسری میں سورت اخلاص پڑھتے۔ وتروں کے بعد تین مرتبہ سبحان الملک القدوس پڑھتے، تیسری بار آواز لمبی کرتے۔''

(سنن النّسائي : 1700، سنن ابن ماجه : 1182، وسندهٗ صحيحٌ)

سنن دارقطنی (1644) میں سفیان ثوری کی فطر بن خلیفہ (ثقہ) نے متابعت کی ہے۔

❁ امام ابن مندہ رحمہ اللہ کی التوحید (2/ 191، وسندہ حسن) اور امام بیہقی رحمہ اللہ کی سنن کبریٰ (3/ 38۔39) میں یہ الفاظ بھی ہیں: سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُولَ إِذَا فَرَغْتُ مِنْ قِرَاءَتِي فِي الْوِتْرِ...... .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھلایا کہ قرأت وتر سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھوں۔''

❁ بالکل اسی سند کے ساتھ مستدرک حاکم (3/173) میں یہ الفاظ ہیں:

عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وِتْرِي إِذَا

رَفَعْتُ رَأْسِي، وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا السُّجُودُ ......

''مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھایا کہ جب میں رکوع سے سر اٹھاؤں اور صرف سجدے باقی رہ جائیں تو یہ دعا پڑھوں۔۔۔''

معلوم ہوا کہ قنوتِ وتر رکوع سے پہلے اور بعد دونوں طرح پڑھی جاسکتی ہے۔

❁ اسود بن یزید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِي شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرَّكْعَةِ .

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وتر کے علاوہ کسی نماز میں رکوع سے پہلے قنوت نہیں پڑھتے تھے۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 238/9، ح : 9165، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ اسماعیل بن عبدالملک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ .

''سعید بن جبیر رحمہ اللہ قنوت وتر میں رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 302/2، وسندهٗ صحيحٌ)

بعض سلف رکوع کے بعد قنوت کرتے تھے۔ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے وتروں میں رکوع کے بعد قنوت وتر اور قنوت نازلہ پڑھی۔

(صحيح ابن خزيمة : 1100، وسندهٗ صحيحٌ)

رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد دعا کرنا دونوں طرح کی روایات موجود ہیں، لہٰذا اس مسئلے میں سختی درست نہیں، یہ اجتہاد کا معاملہ ہے، اسے اجتہاد تک ہی رکھنا چاہیے، باعث

نزاع نہیں بنانا چاہیے۔

اس بارے میں کچھ ضعیف روایات:

① **علقمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے:**

إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ وَّأَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَقْنُتُونَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ .

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وتر میں رکوع سے پہلے قنوت کرتے تھے۔''(مصنّف ابن أبي شيبة : 302/2)

سند ''ضعیف'' ہے۔ابراہیم نخعی کا عنعنہ ہے۔

② **اسود بن یزید رحمہ اللہ سے مروی ہے:**

إِنَّ عُمَرَ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ .

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے قنوت وتر رکوع سے پہلے پڑھی۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 301/2ـ 302)

سند ابراہیم نخعی کے عنعنہ کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

③ **اسود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:**

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْرَأُ فِى آخِرِ رَكْعَةٍ مِنَ الْوِتْرِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾، ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ .

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وتر کی آخری رکعت میں سورت اخلاص پڑھتے، پھر رکوع سے پہلے ہاتھ اٹھا کر قنوت پڑھتے۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 2327/9، ح : 9425)

سند ''ضعیف'' ہے، لیث بن ابی سلیم جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' اور ''سیء الحفظ'' ہے۔

④ سائب رحمہ اللہ سے مروی ہے:

إِنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْنُتُ فِي الْوِتْرِ بَعْدَ الرُّكُوعِ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ قنوت وتر رکوع کے بعد کرتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 302/2)

سند ضعیف ہے، شریک بن عبداللہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

⑤ ابوعبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں:

إِنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْنُتُ فِي الْوِتْرِ بَعْدَ الرُّكُوعِ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ قنوت وتر رکوع کے بعد کرتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 302/2)

سند ''ضعیف'' ہے۔ عطاء بن سائب ''مختلط'' ہے اور ہشیم بن بشیر نے اس سے اختلاط کے بعد روایت لی ہے۔

سوال: وتروں سے سلام پھیرنے کے بعد کون سی دعا پڑھی جائے؟

جواب: سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا فرماتے، پہلی رکعت میں سورت اعلی، دوسری میں سورت کافرون اور تیسری میں سورت اخلاص پڑھتے۔ وتروں کے بعد تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ پڑھتے، اس طرح کہ آخری مرتبہ آواز لمبی کرتے۔''

(سنن النّسائي : 1700، سنن ابن ماجة : 1182، وسندهٗ صحيحٌ)

سنن دارقطنی (1644) میں سفیان ثوری کی متابعت فطر بن خلیفہ نے کی ہے اور فطر ثقہ ہیں۔

❁ سنن النسائی (1733، وسندہ صحیح) کی ہیں:

''نبی کریم ﷺ سلام پھیرتے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسِ کہتے، تیسری بار اونچی آواز سے کہتے۔''

یہ سنت مہجورہ ہے، بہت کم لوگ ہیں جو وتر کے بعد باواز بلند یہ دعا پڑھتے ہیں۔

❁ اس دعا کے بعد رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ کہنا بھی ثابت ہے۔

(سنن الدارقطني : 1644، السّنن الكبرىٰ للبَيهقي : 40/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کے آخر میں یہ دعا پڑھتے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ.

''اللہ! میں تیری رضا کے وسیلے سے تیری ناراضی سے پناہ چاہتا ہوں اور تیری معافی کے صدقے، تیرے عذاب سے خلاصی، میں تجھ سے تیری پناہ میں آتا ہوں، میں تیری ثنا کو شمار نہیں کرسکتا، تو ویسا ہی ہے، جیسے تو نے اپنی ثنا کی۔''

(عمل اليوم واللّيلة للنّسائي : 892، وسندهٗ صحيحٌ متّصل، مسند الإمام أحمد : 96/1، 118، سنن أبي داوٗد : 1427، سنن النّسائي : 1748، سنن التِّرمِذي : 3566، سنن

ابن ماجه : 1179، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب'' کہا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ (1/ 106) نے سند کو صحیح اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

(سوال): اگر کوئی شخص وتر کی جماعت میں تیسری رکعت میں شامل ہو، تو کیا سلام کے بعد آخری رکعت میں دعائے قنوت پڑھے گا؟

(جواب): جی ہاں، آخری رکعت میں بھی دعائے قنوت پڑھے گا۔

(سوال): کیا فرض کی امامت کرانے والے امام کے علاوہ کوئی دوسرا شخص وتر کی امامت کرا سکتا ہے؟

(جواب): کرا سکتا ہے۔

(سوال): اگر تین رکعت وتر پڑھ رہا ہو، تو کیا دو رکعت کے بعد قعدہ کرے گا؟

(جواب): ایک سلام سے تین وتر کا طریقہ یہ ہے کہ درمیان میں تشہد نہ بیٹھیں، ورنہ مغرب سے مشابہت لازم آئے گی، جو کہ منع ہے، اسی طرح یہ مشابہت یوں بھی ختم ہو جاتی ہے کہ باجماعت نماز وتر کی تیسری رکعت میں اونچی قرأت کی جاتی ہے۔

❁ **عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:**

إِنَّهٗ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ لَّا يَجْلِسُ فِيهِنَّ، وَلَا يَتَشَهَّدُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ.

''آپ رحمہ اللہ تین وتر پڑھتے، تو صرف آخر میں تشہد کرتے۔''

(المستدرك للحاكم :305/1، السنن الكبرٰى للبيهقي : 29/3، وسندهٗ حسنٌ)

❁ **ابوالعالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

عَلَّمَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَلَّمُونَا أَنَّ الْوِتْرَ مِثْلُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، غَيْرَ أَنَّا نَقْرَأُ فِي الثَّالِثَةِ، فَهٰذَا وِتْرُ اللَّيْلِ، وَهٰذَا وِتْرُ النَّهَارِ .

''ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سکھایا ہے کہ نماز وتر نماز مغرب کی طرح ہی ہے، البتہ ہم (وتر کی) تیسری رکعت میں قرأت کرتے ہیں، لہذا یہ رات کے وتر ہیں اور نماز مغرب دن کے وتر۔''

(شرح مَعاني الآثار للطّحاوي :293/1، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: کیا نماز وتر کے علاوہ کسی نماز میں قنوت کی جا سکتی ہے؟

جواب: قنوت نازلہ کسی بھی نماز کی آخری رکعت میں کی جا سکتی ہے۔ یہ مسنون عمل ہے۔ (بخاری: ۱۰۰۱، مسلم: ۶۷۷) اس کے نسخ کا دعویٰ بلا دلیل ہے۔

سوال: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تین وتر ایک سلام سے ثابت ہیں؟

جواب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سلام سے تین وتر ثابت نہیں، ملاحظہ فرمائیں:

❁ بعض لوگوں نے تین وتر ایک سلام سے ادا کرنے پر بخاری و مسلم کی ایک حدیث سے استدلال کیا ہے، لیکن یہ بات درست نہیں، کیونکہ اس حدیث کی وضاحت صحیح مسلم میں موجود ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِلَى الْفَجْرِ، إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُوتِرُ

بِوَاحِدَةٍ .

''نمازعشاء، جسے لوگ ''عتمہ'' کہتے ہیں اور نماز فجر کے درمیان نبی کریم ﷺ گیارہ رکعت ادا کرتے تھے۔ آپ ﷺ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور ایک وتر ادا کرتے۔''(صحیح مسلم : 736/122)

یہ حدیث نص ہے کہ نبی ﷺ تین وتر دو سلام سے ہی ادا کرتے تھے، مضارع پر ''کان'' داخل ہو، تو مخالف قرینہ نہ ہونے کی صورت میں اسے استمرار پر محمول کیا جاتا ہے۔ چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک وتر الگ پڑھنے کو آپ ﷺ کا دائمی عمل بتایا ہے۔

اس بارے میں کچھ روایات پیش کی جاتی ہیں، جو کہ ضعیف وغیر ثابت ہیں ؛

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں :

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ .

''رسولِ اکرم ﷺ تین وتر ادا کرتے تھے۔''

(سنن النّسائي : 1699)

سند ''ضعیف'' ہے۔ قتادہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں :

''رسولِ اکرم ﷺ عشا کے بعد گھر داخل ہوتے، تو دو رکعتیں ادا کرتے، پھر دو رکعتیں ان سے بھی لمبی پڑھتے اور ایک سلام سے تین وتر ادا کرتے۔ پھر بیٹھ کر دو رکعت ادا فرماتے، رکوع وسجود بھی بیٹھ کر ہی کرتے۔''

(مسند الإمام أحمد : 6/155۔ 156)

سند حسن بصری رحمہ اللہ کے عنعنہ کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ لَّا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ وَهٰذَا وِتْرُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهُ أَخَذَهُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ .

''رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھتے اور سلام فقط آخری رکعت میں پھیرتے تھے، امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح وتر پڑھتے تھے۔ اہل مدینہ نے وتر کا یہ طریقہ انہی سے لیا ہے۔''

(المستدرك للحاكم :304/1)

سند قتادہ رحمہ اللہ کے عنعنہ کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

❁ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَلٰى عُلُوِّ قَدْرِهٖ يُدَلِّسُ، وَيَأْخُذُ عَنْ كُلِّ أَحَدٍ .

''قتادہ رحمہ اللہ بلند قدر ومنزلت کے باوجود تدلیس کرتے اور ہر طرح کے راویوں سے روایات لے لیتے تھے۔''

(المستدرك على الصّحيحين :851)

❁ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورت اعلیٰ، دوسری میں سورت کافرون اور تیسری میں سورت اخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔ صرف آخری رکعت میں سلام پھیرتے اور سلام کے بعد تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ پڑھتے تھے۔''(سنن النّسائي : 1702)

سند قتادہ کے عنعنہ کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

فائدہ: سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَا يُسَلِّمُ فِيهِنَّ حَتّٰى يَنْصَرِفَ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھتے وقت آخر میں سلام پھیرتے۔''

(شرح مشكل الآثار للطّحاوي :368/11، ح :4501، مسند الشاشي : 1432)

سند حفص بن غیاث کے عنعنہ کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

❀ **ثابت البنانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:**

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو محمد! مجھ سے سیکھ لیں، میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے سیکھا ہے، آپ کو سیکھنے کے لئے مجھ سے معتبر آدمی نہیں ملے گا۔ ثابت بنانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے عشاء کی نماز پڑھائی، پھر چھ رکعات نفل ادا کیے۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تین وتر پڑھے اور ان کے آخر میں سلام پھیرا۔''

(كنز العُمّال : 66/8، تاريخ ابن عساكر : 268/9)

سند ''ضعیف'' ہے۔ میمون بن عبد اللہ، ابو عبد اللہ ''مجہول'' ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حَجَر : 7048)

لہٰذا اس سے حجت پکڑنا درست نہیں۔

❀ **سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:**

''......جب تک اللہ نے چاہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، رات کا آخری حصہ

ہو گیا اور آپ نے وتر پڑھنے کا ارادہ کیا تو پہلی رکعت میں سورت اعلیٰ اور دوسری میں سورت کافرون پڑھیم، پھر قعدہ کیا، قعدہ کے بعد سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو گئے تیسری رکعت میں سورت اخلاص پڑھی۔ قرأت سے فارغ ہوئے، تو تکبیر کہی اور قنوت پڑھی، جو اللہ نے چاہا دعا مانگی، پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلے گئے۔''

(الإستيعاب لابن عبد البر : 71/4، مصنف إبن أبي شيبة : 302/2)

من گھڑت ہے۔

① ابان بن عیاش ''کذاب اور متروک'' ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''متروک'' قرار دیا ہے۔(تقريب التهذيب : 142)

۞ نیز فرماتے ہیں:

ضَعِيْفٌ بِالْاِتِّفَاقِ . ''بالاتفاق ضعیف ہے۔''

(فتح الباري : 222/9، 239)

② ابراہیم نخعی مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

(سوال): وتروں کی دو رکعات میں آدھی آدھی سورت تلاوت کی، کیا وتر میں کوئی خرابی واقع ہوئی؟

(جواب): کچھ حرج واقع نہ ہوا۔

(سوال): نماز وتر میں امام کو سہو ہوا، کیا مقتدی سبحان اللہ کہہ کر تنبیہ کرے گا؟

(جواب): وتر میں سہو ہو جائے، تو بھی مقتدی سبحان اللہ سے ہی تنبیہ کریں گے۔

(سوال): قنوت وتر میں ہاتھ اُٹھانا کیسا ہے؟

(جواب): قنوت میں ہاتھ اُٹھانا جائز ہے، سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جماعت کروا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفیں چیرتے آگے آئے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنا چاہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہیں:

رَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا أَمَرَهٗ بِهٖ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ.

''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کردہ منصب پر اللہ کی حمد بیان کی۔''

(صحيح البخاري: 684، صحيح مسلم: 421)

معلوم ہوا کہ کسی بھی نماز میں دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھانا مشروع اور جائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ سے قنوتِ نازلہ میں ہاتھ اٹھا کر دُعا کرنا ثابت ہے، قنوت تو قنوت ہی ہے، وتروں میں ہو یا نازلہ میں۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا صَلَّى الْغَدَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَدَعَا عَلَيْهِمْ.

''میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی فجر پڑھتے، ہاتھ اٹھا کر قبیلہ رعل وذکوان پر بددعا کرتے۔''

(مسند الإمام أحمد: 137/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ اس روایت کو امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (7443) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَفَعَ يَدَيْهِ فِي قُنُوْتِهٖ فِي الْوِتْرِ .

''قنوتِ وتر کرنے والا اس میں ہاتھ اُٹھائے۔''

(مسائل أحمد برواية عبد اللّٰه، ص 90، مسئلة : 319)

❁ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔

(مسائل الإمام أحمد و إسحاق بن راهويه برواية الكوسج : 649/2)

سلف صالحین میں کوئی ثقہ امام قنوتِ وتر میں ہاتھ اٹھانے کے خلاف نہیں۔

سوال: جس نے عشاء کے ساتھ وتر پڑھ لیے ہوں، پھر آخری پہر تہجد ادا کرنا چاہتا ہے، تو کیا کرے؟

جواب: قیس بن طلق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رمضان میں ایک دن سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے۔ افطاری ہماری ہاں کی۔ اسی رات ہمیں قیام کروایا اور وتر پڑھائے۔ پھر اپنی مسجد میں گئے اور نماز پڑھائی۔ وتر باقی رہ گئے، تو ایک آدمی کو آگے کر کے فرمایا: اپنے ساتھیوں کو وتر پڑھایئے، میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے:

لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ .

''ایک رات میں دو بار وتر نہیں۔''

(سنن أبي داوٗد : 1439، سنن النّسائي : 1680، سنن التّرمذي : 470، وسندهٗ حسنٌ، وأخرجهٗ أحمد : 23/4، وسندهٗ حسنٌ أيضًا)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (1101) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (2449) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔

(فتح الباري : 481/2)

اول رات وتر ادا کر کے سونے والا آنکھ کھلنے پر نوافل ادا کر سکتا ہے، اس کی دو صورتیں ہیں:

پهلي صورت:

پہلی صورت یہ کہ ایک رکعت پڑھ کر وتر جفت بنا دے، پھر نوافل پڑھنا شروع کر دے، آخر میں وتر پڑھ لے:

① حطان بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے:

''وتر تین طرح کا ہے؛ اول رات میں پڑھ لے، پھر اگر نماز پڑھنا چاہتا ہے، تو صبح تک دو دو رکعت ادا کرتا رہے۔ یا وتر کے بعد ایک رکعت پڑھ کر اسے جفت بنا لے، پھر دو دو رکعتیں پڑھے اور چاہے، تو وتر نماز کے آخر میں پڑھ لے۔''

(شرح معاني الآثار للطّحاوي : 340/1، الكبرٰى للبَيهقي : 37/3، وسندهٗ صحيحٌ)

② نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مکہ میں تھا، آسمان اَبر آلود تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے طلوع صبح کے اندیشے سے ایک وتر پڑھا، مطلع صاف ہو گیا، تو دیکھا کہ رات ابھی باقی ہے۔ انہوں نے ایک رکعت پڑھ کر نماز کو جفت بنا لیا۔ بعد میں دو دو رکعت تہجد پڑھی، صبح کا اندیشہ ہوا، تو ایک وتر پڑھا۔''

(الموطّأ للإمام مالك : 125/1، وسندهٗ صحيحٌ)

③ ابو مجلز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

إِنَّ أُسَامَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ كَانَا يَنْقُضَانِ الْوِتْرِ .

''سیدنا اسامہ اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم وتر جفت بنا دیتے تھے۔''

(الأوسط لابن المنذر : 87/5، وسندهٗ صحيحٌ)

④ ابومجلز رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا اسامہ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

إِذَا أَوْتَرْتَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قُمْتَ تُصَلِّي؛ فَصَلِّ مَا بَدَا لَكَ، وَاشْفَعْ بِرَكْعَةٍ، ثُمَّ أَوْتِرْ .

''جب آپ شروع رات میں وتر پڑھ لیں، پھر نماز کے لئے کھڑے ہوں، تو جتنا جی چاہے نماز پڑھ لیں، ایک رکعت پڑھ کر وتر کو جفت کر لیں، پھر آخر میں دوبارہ وتر پڑھ لیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 284/2، وسندهٗ صحيحٌ)

⑤ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهٗ كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، فَإِذَا قَامَ شَفَعَ .

''آپ شروع رات میں وتر پڑھ لیتے، بیدار ہوتے، تو اسے جفت کر لیتے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 284/2، وسندهٗ حسنٌ)

⑥ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَمَّا أَنَا؛ فَإِذَا أَرَدْتُّ أَنْ أَقُومَ مِنَ اللَّيْلِ أَوتَرْتُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ نِمْتُ، فَإِذَا قُمْتُ، وَصَلْتُ إِلَيْهَا أُخْرٰى .

''قیام اللیل کا ارادہ ہو، تو میں ایک وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں، جب اٹھتا ہوں تو اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملا دیتا ہوں۔''

(الأوسط لابن المنذر : 197/5، وسندهٔ صحيحٌ)

دوسري صورت :

دوسری صورت یہ ہے کہ ایک رکعت پڑھ کر وتر جفت نہ کرے، نوافل ادا کرے۔ پہلے پڑھے گئے وتر کافی جانے، دوبارہ نہ پڑھے۔

① ابو جمرہ رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدنا عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا:

إِذَا أَوْتَرْتَ أَوَّلَ اللَّيْلِ، فَلَا تُوتِرْ آخِرَهٗ، وَإِذَا أَوْتَرْتَ آخِرَهٗ، فَلَا تُوتِرْ أَوَّلَهٗ.

''جب آپ اول رات میں وتر پڑھ لیں، تو آخر رات نہ پڑھیں، آخر رات پڑھنا چاہیں، تو اول رات میں نہ پڑھیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 284/2، شرح معاني الآثار للطّحاوي : 343/1، وسندهٔ حسنٌ)

② عمار رحمہ اللہ کہتے ہیں:

أَمَّا أَنَا فَأُوتِرُ، فَإِذَا قُمْتُ، صَلَّيْتُ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَتَرَكْتُ وِتْرِي الْأَوَّلَ كَمَا هُوَ.

''میں وتر پڑھ لیتا ہوں، پھر جب قیام کرتا ہوں، تو دو دو رکعت ادا کرتا ہوں اور پہلے وتر کو اسی طرح رہنے دیتا ہوں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 284/2، وسندهٔ حسنٌ)

③ مکحول شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَوْتَرَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، صَلّٰى شَفْعًا شَفْعًا.

''وتر پڑھ لے، پھر نماز کے لئے کھڑا ہو،تو دو دو رکعت کر کے پڑھتا رہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 284/2، وسندهٗ حسنٌ)

تنبیہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا .

''رات کی آخری نماز وتر بنائیں۔''

(صحيح البخاري : 998، صحيح مسلم :751)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم استحباب پر محمول ہے، کیونکہ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے بعد دو رکعت پڑھنا ثابت ہے۔ (صحيح مسلم : 738)

سلف کے آثار سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔

سوال: کیا قنوت نازلہ صرف نماز فجر کے ساتھ خاص ہے؟

جواب: قنوت نازلہ کسی بھی نماز کی آخری رکعت میں کی جاسکتی ہے۔

❁ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے وتروں میں رکوع کے بعد قنوت وتر اور قنوت نازلہ پڑھنا ثابت ہے۔

(صحيح ابن خزيمة : 1100، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: قنوت نازلہ رکوع کے بعد کی جائے ،تو کیا ہاتھ اٹھانا جائز نہیں؟

جواب: قنوتِ نازلہ میں ہاتھ اٹھا کر دُعا کرنا ثابت ہے۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا صَلَّى الْغَدَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَدَعَا عَلَيْهِمْ .

''میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی فجر پڑھتے، ہاتھ اٹھا کر قبیلہ رعل وذکوان پر بددعا کرتے۔''

(مسند الإمام أحمد : 137/3 ، وسندہٗ صحیحٌ)

اس روایت کو امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (7443) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

سوال: کیا دعائے قنوت میں مقتدی امام کی دعا پر آمین کہیں گے؟

جواب: وتر کی جماعت میں امام بلند آواز سے دعا کر رہا ہو، تو مقتدی آمین بھی کہہ سکتے ہیں۔

سوال: قنوت نازلہ کس وقت کی جاسکتی ہے؟

جواب: نازلہ کا مطلب ہے : نازل ہونے والی مصیبت، پریشانی، ارضی وسماوی آفت، بیماری اور دشمن کا خوف وغیرہ۔ قنوت نازلہ کو جنگی حالات کے ساتھ خاص کرنا درست نہیں۔ امراض اور وبائیں نوازل اور حوادث ہیں، اس لیے ان میں قنوت نازلہ بھی کی جاسکتی ہے۔ حال ہی میں پھیلنے والے کرونا وائرس میں بھی قنوت نازلہ کی جاسکتی ہے۔

سوال: کیا نماز جمعہ میں قنوت نازلہ کی جاسکتی ہے؟

جواب: کی جاسکتی ہے۔

سوال: کیا نماز مغرب میں قنوت نازلہ کی جاسکتی ہے؟

جواب: نماز مغرب کی تیسری رکعت میں قنوت نازلہ کی جاسکتی ہے، تیسری رکعت میں اونچی قراءت نہیں کی جائے گی۔ اس سے وتر اور نماز مغرب میں مشابہت لازم نہ آئے گی، کیونکہ وتر کی دوسری رکعت کے بعد تشہد نہیں ہے، جبکہ نماز مغرب کی دوسری رکعت کے بعد تشہد ہے اور وتر کی تیسری رکعت میں اونچی قراءت کی جاتی ہے اور نماز مغرب کی تیسری

رکعت میں باآواز بلند قرأت نہیں کی جاتی۔

سوال: نماز فجر کی دوسنتوں کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: نماز فجر کی دوسنتیں بہت افضل ہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ﴾(الطّور : ٤٩)

''ستاروں کے غروب کے وقت اللہ کی تسبیح کیجئے۔''

بعض اہل علم نے اس سے فجر کی سنتیں مراد لی ہیں۔

① سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .

''فجر کی دورکعتیں دنیاومافیہا سے بہتر ہیں۔''

(صحيح مسلم : 725)

② ایک روایت میں ہے:

لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا .

''یہ دونوں مجھے پوری کائنات سے زیادہ محبوب ہیں۔''

(صحيح مسلم : 97/725)

③ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوافل میں سب سے زیادہ اہتمام فجر کی دوسنتوں کا کرتے تھے۔''

(صحيح البخاري : 1169، صحيح مسلم : 94/724)

④ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی کریم ﷺ نے عشا کی نماز پڑھائی، تہجد کی آٹھ رکعتیں ادا فرمائیں اور دو رکعت بیٹھ کر ادا کیں، پھر فجر کی دو سنتیں اذان اور اقامت کے درمیان پڑھیں، جو آپ ﷺ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔'' (صحيح البخاري : 1159)

سوال: کیا سفر میں بھی فجر کی سنتیں ادا کی جائیں گی؟

جواب: نبی کریم ﷺ سفر میں بھی فجر کی سنتیں ادا کرتے تھے۔ (مسلم: ٦٨٠)

سوال: کیا فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان بات چیت کی جا سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں، کی جا سکتی ہے۔

سوال: کیا فجر کی دو رکعت واجب ہیں؟

جواب: فجر کی دو رکعت سنت مؤکدہ ہیں، نبی کریم ﷺ جو انہیں سفر میں بھی ادا کرتے تھے، اس کی وجہ ان کا واجب ہونا نہ تھا، بلکہ افضل ہونا تھا۔